خطبہ جمعہ

بعنوان

مظلوم کشمیری مسلمانوں

کی حمایت ونصرت کی صورتیں

سلسلۃ منبر الحکمۃ

159

بتاریخ: 23 اگست 2019

بمطابق: ٢١ ذو الحجۃ ١٤٤٠ ھج

به اہتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اهم نکات

❀ دعا کا اہتمام اور مالی تعاون ❀ عالمی اسلامی قیادت کو متوجہ کرنا

❀ پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کا استعمال

❀ انڈین مصنوعات کا بائیکاٹ ❀ مسلمانوں کے دشمن سے دشمنی

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

کشمیر میں مظلوم مسلمانوں پر توڑا جانے والا ظلم وستم کسی سے مخفی نہیں ہے۔اس کے اسباب و وجوہات پر بحث کرنے کی بجائے آج ہمیں یہ سوچنا ہے کہ ہم ان مظلوم بہن بھائیوں کی مدد کس طرح کر سکتے ہیں؟ ان کی اعانت، حمایت اور نصرت کی کیا کیا ممکنہ صورتیں ہوسکتی ہیں؟

سب سے پہلے یہ جان لینا ضروری ہے کہ مظلوم مسلمانوں کی مدد کرنے کی اسلام نے کس قدر سخت تاکید کی ہے۔قرآنِ کریم میں تو اللہ تعالیٰ نے مظلوموں کی مدد کی خاطر قتال تک کا حکم فرمادیا ہے:

﴿وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا﴾ [النساء: 75]

”تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں قتال نہیں کرتے، جبکہ کمزور کمزور مرد،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عورتیں اور بچے یہ التجائیں کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی
سے نکال لے جس کے باسی ظالم ہیں اور اپنی طرف سے ہمارے لیے کوئی
دوست اور مددگار بنا کر بھیج دے۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿وَإِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ﴾ [الأنفال: 72]

''اگر وہ تم سے دِین کے معاملے میں مدد مانگیں تو تم پر مدد کرنا لازم ہے۔''

یعنی کفار کی طرف سے ان پر عرصہ حیات اس قدر تنگ کر دیا جائے کہ ان کے دِین کو خطرات لاحق ہو جائیں اور انہیں اپنا ایمان بچانا بھی مشکل نظر آ رہا ہو، تو ایسی صورت میں ان کی مدد کرنا لازم ہے۔

ان کی مدد کی کون کون سی ایسی صورتیں ہو سکتی ہیں جو ایک عام مسلمان کے لیے قابل عمل ہوں، اس خطبے میں ہم ان ہی کا تذکرہ کریں گے۔

① دعا کا اہتمام:

مدد کی سب سے پہلی صورت تو یہ ہے کہ کشمیری مسلمانوں کی آزمائشوں سے خلاصی، ظلم سے نجات اور آزادی کے لیے ہر مسلمان کو دعا کرتے رہنا چاہیے۔ اس میں کوئی دورائے نہیں ہے کہ مظلوم مسلمانوں کی مدد کی حقیقی صورت تو جہاد فی سبیل اللہ ہی ہے، لیکن بدقسمتی سے مسلم حکمرانوں کی اب وہ شان نہ رہی جو کبھی ان کا طرہ امتیاز ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ ایسی صورت میں اس مسئلے کا حل سیاسی ہی نظر آتا ہے، جس میں ایک عام مسلمان کا کوئی کردار نہیں ہے بلکہ ساری ذمہ داری حکمرانوں ہی کی ہے۔ لیکن ہر مسلمان دعا ضرور کر سکتا ہے اور بندگانِ خدا کی دعا کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ لہٰذا مظلوم کشمیری مسلمانوں کے لیے انفرادی اور اجتماعی دعا کا اہتمام ضرور ہونا چاہیے، کہ بے بس، لاچار اور کمزوروں کا آخری ہتھیار دعا ہی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی لاج کرتے ہوئے اپنے بندوں کی نصرف فرما دیتا ہے۔ جیسا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا ، بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ))

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس اُمت کی مدد کمزور لوگوں کی دعاؤں، نمازوں اور اخلاص سے ہی فرما دیتا ہے۔“

[صحیح] سنن النسائی: 3178

یوں بھی مسلمان بھائی کے لیے دعا کرنا؛ خود دعا کرنے والے کے لیے بھی بڑی فضیلت کا باعث ہوتا ہے، جیسا کہ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ دَعَا لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيبِ ، قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ: آمِينَ ، وَلَكَ بِمِثْلٍ))

”جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرتا ہے تو اس پر (اللہ کی طرف سے) مقرر کیا جانے والا فرشتہ کہتا ہے: آمین، تجھے بھی یہی کچھ ملے۔“

صحیح مسلم: 2732

تو گویا مظلوم کشمیری مسلمان بھائیوں کے حق میں دعا گو رہنا صرف ان ہی کے لیے نہیں بلکہ ہمارے حق میں بھی بہت بہتر اور مفید ہے، کہ اس طرح ہم فرشتوں کی دعاؤں کے مستحق بن جاتے ہیں۔ لہٰذا اس عمل کو ترک نہیں کرنا چاہیے۔

اسی طرح ائمہ حضرات کو باجماعت نمازوں میں قنوت بھی کروانی چاہیے۔ یہ اِحیائے سنت بھی ہے اور مسلمانوں کے ساتھ اجتماعی ہمدردی کا اظہار بھی۔

② مالی تعاون:

گزشتہ کئی روز سے انڈین آرمی نے کشمیر میں کرفیو نافذ کر رکھا ہے اور وہاں کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مسلمان اشیائے خورد ونوش کے حصول میں بھی شدید مشکلات کا شکار ہیں۔اس سلسلے میں کسی بااعتماد ذریعے سے کشمیری مسلمانوں کی مالی مدد کی جائے۔

اس کے لیے اوّلاً تو حکومت کو ایک بااعتماد نظام بنا دینا چاہیے، جو کسی بھی قسم کے شبہات سے پاک ہو اور اس کے ذمہ داران بھی ایسے مقرر کیے جائیں جن پر عوام بھروسہ کر سکیں۔ثانیاً اگر حکومت اس جانب توجہ نہیں کرتی تو اپنے طور پر بھی ایسا سیٹ اپ تشکیل دیا جا سکتا ہے جس کے ذریعے حکومت کی اجازت کے ساتھ لوگوں سے چندہ اکٹھا کیا جائے اور اُس پار کسی بااعتماد شخصیت کے ذریعے کشمیریوں تک پہنچا دیا جائے۔

یہ بالکل بھی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ جو ممکن نہ ہو۔ ہر مسجد اس میں اپنا کردار ادا کر سکتی ہے، یا چند مساجد مل کر مہم چلا دیں، یا کسی شہر، بستی اور جماعت کے سرکردہ اور بااعتماد لوگ اس کے لیے کاوش کریں اور ایک نظام مرتب کر لیں۔ یقیناً بہت سے لوگ تعاون کے لیے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے، مگر یہ سارا سلسلہ بہت ہی شفاف طریقے سے انجام دینے کی ضرورت ہے۔

③ ہمہ وقت جہاد کے لیے تیار رہیں:

مسلمان کو ہر وقت جہاد کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے اپنی جان، مال، وقت اور صلاحیت کی قربانی دینے سے گریز نہیں کرنا چاہیے۔فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ﴾ [الأنفال: 60]

''تم جتنی بھی قوت کی استطاعت رکھتے ہو؛ ان (کافروں سے مقابلے) کے لیے تیار رہو۔''

جہاد کا شوق مسلمان کا خاص وصف ہے اور اس وصف سے ہر مسلمان کو ہی متصف رہنا چاہیے۔موت کے ڈر سے جہاد سے بھاگنا مسلمانی نہیں بلکہ منافقانہ طرزِ عمل ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((مَـنْ مَـاتَ وَلَـمْ يَـغْـزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهٗ، مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ))

''جس شخص کو اس حالت میں موت آئے کہ نہ تو اس نے جہاد کیا ہو اور نہ ہی جہاد کا شوق اس کے دِل میں پیدا ہوا ہو، تو وہ منافقت کی ایک شاخ پر مرتا ہے۔''

صحیح مسلم: 1910

یعنی جو جہاد سے بھاگتا ہو اس میں منافق ہونے کی علامت پائی جاتی ہے۔

④ افواجِ پاکستان سے تعاون:

ہمارے ملک کی فوج ہمارے وطن کی سرحدوں کی محافظ ہے۔ان کی قربانیاں اس ملک کے لیے ان کی عظیم خدمات کی دلیل ہیں۔افواجِ پاکستان کے ساتھ ہمیں عام حالات میں بالعموم اور جنگی حالات میں بالخصوص شانہ بشانہ کھڑے ہونا چاہیے۔ان کے ساتھ اخلاقی تعاون بھی کرنا چاہیے اور ضرورت پڑنے پر مالی تعاون سے بھی گریز نہیں کرنا چاہیے۔اگر ایک مجاہد اسلام اور مسلمانوں کے دشمن سے برسر پیکار ہو تو اس کو ساز وسامان فراہم کرنے کی بھی بڑی فضیلت ہے اور اس کے گھر والوں کا خیال رکھنے میں بھی بڑا اجر ہے۔ ہمارے سپاہیوں کو ہماری اخلاقی سپورٹ کی سب سے زیادہ ضرورت ہے، لہٰذا ہمیں ہر سطح پر اس کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے۔

⑤ حکمرانوں کو توجہ دِلائی جاتی رہے:

توڑ پھوڑ اور فساد و بغاوت کا باعث بننے والے احتجاج وجلوس سے اجتناب کرتے ہوئے عمدہ اور مؤثر انداز میں حکمرانوں کو توجہ دِلاتے رہنا چاہیے کہ کشمیری مسلمانوں کی مدد کرنا صرف اخلاقی اور ملی ہی نہیں بلکہ دینی اور شرعی فریضہ بھی ہے، تاکہ حکمران اس مسئلے میں کاہلی اور کوتاہی کا شکار نہ ہوں۔اگر ایک حکمران اس سلسلے میں کردار ادا کرسکتا ہو اور وہ نہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کرے تو اس کے بارے میں بڑی سخت وعید آئی ہے۔سیدنا ابومریم ازدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِّنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخُلَّتِهِمْ وفَقْرِهِمْ اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهٖ وَخَلَّتِهٖ وَفَقْرِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

''اللہ تعالیٰ نے جس شخص مسلمانوں کے امور میں سے کسی کام کا نگران بنادیا ہو، پھر وہ ان کی ضروریات، حاجت مندی اور فقیری کے سلسلہ میں ان کے سے ملنے سے گریز کرے تو اللہ تعالیٰ بھی (اس کو ملنے سے) پردہ فرمالے گا جبکہ وہ روزِ قیامت ضرورت مند ہوگا محتاج ہوگا اور فقیر ہوگا۔''

[صحيح] سنن أبي داود: 2948

⑥عالمی اسلامی قیادت کو بیدار کریں:

کشمیر کے مسئلے پر عالمی اسلامی قیادت کو بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔اس کے لیے ایک صورت تو یہ ہے کہ یہاں سے علماء کے وفد مختلف اسلامی ممالک میں جائیں اور وہاں کی دینی وسیاسی قیادت کو مسئلہ کشمیر کے حوالے سے حقائق سے آگاہ کریں۔ان کو اس معاملے کی شدت کا احساس دلایا جائے اور ان سے اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کرنے پر زور دیا جائے۔

اگر یہ صورت ممکن نہ ہو تو سوشل میڈیا بہترین پلیٹ فارم ہے۔اس کے ذریعے سے عالمی مسلم قائدین کو پیغامات بھیجے جائیں، ان کے نام خطوط لکھے جائیں اور مؤثر انداز میں ان کی توجہ اس جانب مبذول کروائی جائے۔

آج پوری دنیا میں کفار کی جانب سے جہاں کہیں بھی مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں، اس کی تمام تر وجوہات ایک طرف اور صرف یہ ایک وجہ ایک طرف کہ ساری مسلم قیادت جہاد جیسے عظیم عمل سے دست کش ہو چکی ہے اور مغرب کی نظر میں امن

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پسند بننے کی خاطر ہر طرح کا ظلم برداشت کیے جا رہی ہے۔

المیہ یہ ہے کہ قیامِ امن کا نام نہاد نعرہ لگانے والا خود سب سے بڑا دہشت گرد ہے اور صرف اپنی سلطنت کی توسیع اور زمینی خزانوں کو ہڑپنے کے لیے کتنے ہی مسلمان ملکوں کو آگ وخون سے نہلا چکا ہے۔ ہماری بدقسمتی دیکھیے کہ وہ اسلام؛ جو جرأت و بہادری میں اپنی ایک شاندار تاریخ اور سنہرا ماضی رکھتا ہے، اس کو اب ایسے پاسبان مل گئے ہیں جن کے زبان پر مغربی آقاؤں کی مدح سرائی کے نغمے ہوتے ہیں، ذہن میں اسلام اور مسلمانوں کو 'روشن خیالی' سے متصف کرنے کی سوچ پنپتی رہتی ہے اور دِل میں موت کا خوف بیٹھ چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ذِلت و رُسوائی ان کا مقدر ٹھہر چکی ہے۔ ان حالات کی پیشینگوئی نبی ﷺ نے چودہ سو سال پہلے ہی فرما دی تھی۔ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يُوشِكُ أَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمُ الْأُمَمُ مِنْ كُلِّ أُفُقٍ كَمَا تَدَاعٰى الْأَكَلَةُ عَلٰى قَصْعَتِهَا))

''ایسا وقت آنے والا ہے کہ دوسری اُمتیں تمہارے خلاف ایک دوسرے کو بلائیں گی، جیسا کہ کھانے والے پیالے پر ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔''

ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اس وقت تعداد میں تھوڑے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ، وَلٰكِنْ تَكُونُونَ غُثَاءً كَغُثَاءِ السَّيْلِ، تُنْتَزَعُ الْمَهَابَةُ مِنْ قُلُوبِ عَدُوِّكُمْ، وَيَجْعَلُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ))

''(نہیں، بلکہ) تم اس وقت کثرت میں ہو گے، لیکن جھاگ کی مانند ہو گے، جس طرح سمندر کا جھاگ ہوتا ہے۔ تمہارے دشمن کے دِلوں سے تمہاری ہیبت نکال دی جائے گی اور تمہارے دِلوں میں وھن آ جائے گا۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول !وھن کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((حُبُّ الْحَيَاةِ وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ)).

''زندہ رہنے کی خواہش اور موت سے نفرت۔''

[صحیح] سنن أبی داود: 4297 ۔ مسند أحمد: 22397

بالکل سو فیصد ایسا ہی نظر آ رہا ہے کہ عالمی کفریہ طاقتوں نے مسلمانوں کے خلاف باہم گٹھ جوڑ کرلیا ہے اور ان کے دِلوں سے ہیبت اور ڈر بھی نکل چکا ہے جبکہ مسلمانوں میں دُنیوی عیاشی کی محبت اور موت کا ڈر بیٹھ چکا ہے۔ جس کی بناء پر وہ ایک ایک کر کے سبھی مسلم ممالک کو تاراج کرتے جا رہے ہیں۔ جب ایک مسلمان ملک پر حملہ ہوتا ہے تو دوسرے سمجھتے ہیں کہ ہمیں کسی اور کے معاملے میں نہیں پڑنا چاہیے۔ گویا ہمارے اندر سے اسلام کے رِشتے کا احساس ہی ختم ہو چکا ہے۔ العیاذ باللہ

کشمیر کی موجودہ صورتِ حال میں ہر مسلم حکمران کو کردار ادا کرنا چاہیے۔ اتنی بڑی بڑی معیشت، افرادی قوت اور بے پناہ آلاتِ حرب رکھنے کے باوجود اگر کشمیری مسلمان جلتے مرتے رہیں تو ان پر ظلم وستم کے سب سے بڑے ذِمے دار یہی لوگ ہیں۔ اگر جہاد نہیں کر سکتے تو کم از کم سفارتی ذرائع سے اور اپنا اثر ورسوخ استعمال کرتے ہوئے اس کشمیر کی آزادی میں اپنا کردار تو ادا کر سکتے ہیں۔

اگر کشمیر کی آزادی کے لیے بھی کردار نہیں ادا کر سکتے تو بھارتی حکومت پر یہ زور تو دے سکتے ہیں کہ کشمیریوں پر ظلم وستم بند کرے۔

اگر اتنا کرنے سے بھی جان جاتی ہے تو کم از کم وہاں کے مظلوم مسلمانوں کی ضروریات اور خورد ونوش کا ہی انتظام وانصرام کر دیں۔ قانونی طور پر یہ حق تو ہر ملک محفوظ رکھتا ہے کہ وہ جنگ زدہ یا متاثرہ علاقے تک اشیائے ضرورت پہنچا سکے۔ تو انڈیا کے حالیہ بدترین کرفیو میں مسلم حکمرانوں کو کم از کم یہ زحمت ضرور کرنی چاہیے کہ اپنا اثر ورسوخ استعمال کر کے وہاں کے مسلمانوں کے لیے کچھ آسانی پیدا کروائیں اور ان کی بنیادی ضروریاتِ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

زندگی کی فراہمی کو یقینی بنائیں۔

⑦ پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کا استعمال:

❀ ...... کشمیر کے حق میں اخبارات میں مضامین لکھے جائیں، خاص اشاعت میں انڈین مظالم اور کشمیریوں کی مظلومیت کا مفصل تذکرہ کیا جائے، ٹاک شوز میں شمولیت کی جائے اور جان دار مؤقف پیش کیا جائے، انڈیا کے مظالم اور زیادتیاں طشت از بام کی جائیں۔ حکمرانوں کو مفید اور مؤثر تجاویز دی جائیں۔ غرضیکہ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کا بھرپور استعمال کر کے ملکی وغیر ملکی عوام اور عالمی خبر رساں اداروں تک اصل حقائق پہنچائے جائیں۔ کسی بھی کام کا ڈھنڈورا پیٹ دیا جائے تو دنیا اس طرف ضرور متوجہ ہو جاتی ہے، لہٰذا اب بھی اسی کی ضرورت ہے کہ خوب خوب بحثیں کی جائیں، کالمز لکھے جائیں، خبریں دی جائیں، ٹاک شوز کیے جائیں۔

❀ ...... غیر ملکی رسائل و جرائد میں مضامین لکھے جائیں۔ اس کی بہترین صورت یہ ہوسکتی ہے کہ ہر ملک میں موجود ہمارے نظریاتی دوستوں کی توجہ اس طرف مبذول کروائی جائے کہ وہ وہاں کے مشہور اخبار یا رسالے میں وہاں کی زبان میں ہی کشمیر کا مسئلہ اجاگر کریں اور کشمیری مسلمانوں کی حالتِ زار اس طرح بیان کریں کہ ساری دنیا کے سامنے انڈیا کا نام نہاد سیکولر چہرہ بے نقاب ہو جائے، اس کے مظالم کی تشہیر ہو جائے، اس کی مذہبی شدت پسندی سے سبھی آگاہ ہو جائیں اور کشمیری مسلمانوں کے لیے پوری دنیا میں نرم گوشہ پیدا ہو جائے۔

❀ ...... سوشل میڈیا بھی ایک مؤثر اور بہترین پلیٹ فارم ہے کہ جس کو استعمال میں لا کر انڈیا کے مظالم اور کشمیری مسلمانوں کی مظلومیت کی تشہیر کی جاسکتی ہے۔ سوشل میڈیا تک ہر بندے کی بہ آسانی رسائی بھی ہے۔ باقاعدہ ایک مہم چلا دی جائے اور معروف لکھاریوں کو اس مسئلے پر لکھنے کی ترغیب دی جائے، جو مستند اور باحوالہ لکھیں اور لوگوں کو حقائق سے آگاہ کریں۔ یہ مہم انفرادی طور پر چلانے کی بجائے ایک ٹیم تشکیل دی جائے، جو کشمیر کے مسئلے کو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مختلف نوعیّتوں کے حساب سے ایک ساتھ بیان کریں، مختصر اور طویل پوسٹس لکھیں، ویڈیوز بنا کر شیئر کریں، ٹویٹر اور فیس بک پر ٹرینڈ سیٹ کریں......غرضیکہ ہر وہ طریقہ اپنائیں جس سے یہ مسئلہ عالمی سطح پر اجاگر ہو سکتا ہو اور مقتدر ممالک، ادارے اور حلقے اس جانب متوجہ ہو سکتے ہیں۔

⑧ انڈین مصنوعات کا بائیکاٹ کریں:

ہم کشمیری مسلمانوں کے لیے چیختے چلاتے رہتے ہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ انڈیا کی معیشت کو مضبوط کرنے میں بھی کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ چند ہی روز پہلے کی خبر تھی کہ انڈیا کے ساتھ تجارتی قطع تعلقی کرنے کے بعد اُن کو صرف پہلے دو دن میں 9 ارب ڈالر کا نقصان بھگتنا پڑا ہے۔ تو اگر ہم ان کی بدمعاشیوں پر انہیں سبق سکھانے کے لیے ان کے ساتھ تب تک تجارت بند کر دیں جب تک وہ کشمیر کا مسئلہ حل نہیں کر دیتا یا کم از کم ان پر ظلم کے پہاڑ توڑنے سے باز نہیں آ جاتا، تو سوچیں ان کی معیشت کس قدر خسارے میں جائے گی؟

میڈ اِن انڈیا اشیاء خریدنے کے علاوہ ان کی فلمیں خرید خرید کر ہم جس بے شرمی سے کشمیری مسلمانوں کا مذاق اُڑاتے ہیں، ہمیں اس کا احساس تک نہیں ہوتا۔ اس معاملے میں پاکستانیوں نے ہمیشہ دوہرا معیار ہی اپنائے رکھا ہے۔ جس زور سے ہم کشمیر کے حق میں نعرہ لگاتے ہیں، اتنے ہی شوق سے ہم انڈین فلموں کے رَسیا بنے ہوئے ہیں۔ ہماری نام نہاد غیرت کے منہ پر یہی بہت بڑا طمانچہ ہے کہ وہ ہمیں اپنی فلمیں بیچ کر، اس سے حاصل ہونے والی آمدنی سے اپنی اسٹیٹ کو مضبوط بناتے ہیں اور ان فوجیوں کے اخراجات پورے کرتے ہیں جنہیں کشمیریوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑنے پر مامور کیا ہوا ہے۔ ایک غیرت مند شخص کے لیے صرف یہی سوال کافی ہے کہ کیا یہ منافقت نہیں؟ کیا یہ کشمیریوں پر ہونے والے ظلم میں تعاون نہیں؟ کیا آپ اپنے اس دوہرے معیار پر غور کریں گے؟!

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

⑨ مسلمانوں کے دشمن سے دشمنی رکھیں:

ہمارے نہاں خانہ دِل میں بھی کسی ایسے شخص کے لیے محبت کا جذبہ نہیں ہونا چاہیے جو اسلام اور مسلمانوں کا دشمن ہو۔ یہ شرعی اصول ہے کہ دوستی اور دشمنی کا معیار 'اسلام' ہی ہونا چاہیے۔ مصلحتوں کی بناء پر ان سے تعلقات رکھنا اور بات ہے لیکن دِل میں ان کی محبت سما لینا اور بات ہے۔ اس سلسلے میں اسلامی حکمرانوں کا نوحہ کیا کرنا؛ عوام کی حالت یہ ہے کہ ان کے آئیڈیل کفار ومشرکین بن چکے ہیں۔ ایک کلمہ گو مسلمان کسی کافر ایکٹر، ایکٹریس یا کرکٹر کا ایسا عاشق (فین) ہوگا کہ اس پر جان نچھاور کرنے کے لیے بھی تیار ہوگا۔ یہ ہمارے ایمان کے ہی منافی بات ہے۔

مسلمان کے عقیدے کا بنیادی جز والــولاء والبـراء ہے۔ یعنی اسلام کی بنیاد پر دوستی اور اسلام ہی کی بنیاد پر دشمنی۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے غیر مسلموں سے دوستی رکھنے سے واضح طور پر منع فرمایا ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ [المائدة: 51]

''اے ایمان والو! تم یہود ونصاریٰ کو دوست مت بناؤ' یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں' تم میں سے جو بھی ان سے دوستی کرے گا وہ یقیناً انہی میں سے ہے' یقیناً اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

یعنی جو اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کے ساتھ دوستی رکھے گا، اللہ کے ہاں اس کا شمار ان ہی میں سے ہوگا۔

لہٰذا ہمارے نوجوانوں کو سوچنا چاہیے کہ کہیں اپنے ایمان کو تو خراب نہیں کر رہے؟ ایک مسلمان کا آئیڈیل کوئی عظیم اسلامی شخصیت ہی ہو سکتی ہے، کہ جسے فالو کر کے اپنی روحانی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تربیت کا سامان کیا جا سکے اور ہمیں یہ کسی طرح بھی زیب نہیں دیتا کہ ہم کسی ایسی قوم کے فرد سے دوستی کریں جو نہ صرف مسلمانوں کی جان کے دشمن ہیں بلکہ ایمان کے بھی دشمن ہیں۔

⑩ ہم سب خبردار رہیں!!

اس خطبے میں ذکر کی جانے والی تمام باتیں محض تقریر ہی نہیں ہیں بلکہ ہر مسلمان ان میں سے جن جن صورتوں پر عمل کر سکتا ہے؛ اسے ضرور کرنا چاہیے، کیونکہ یہ مظلوم مسلمانوں کی مدد کی ہی صورتیں ہیں اور استطاعت وقدرت ہوتے ہوئے مدد نہ کرنے والے کے لیے بہت سخت وعید ذکر ہوئی ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَالَ رَبُّكَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي ، لَأَنْتَقِمَنَّ مِنَ الظَّالِمِ فِي عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ ، وَلَأَنْتَقِمَنَّ مِمَّنْ رَاٰى مَظْلُومًا فَقَدَرَ اَنْ يَنْصُرَهٗ ، فَلَمْ يَفْعَلْ))

''تمہارے رب تعالیٰ نے فرمایا: میری عزت وجلال کی قسم! یقیناً میں ظالم سے دُنیا وآخرت میں ضرور انتقام لوں گا اور یقیناً میں اس شخص سے بھی لازماً انتقام لوں گا جس نے کسی پر ظلم ہوتے دیکھا اور وہ اس کی مدد کرنے کی قدرت رکھتا تھا لیکن نہیں کی۔''

المعجم الأوسط للطبرانی: 36

لہٰذا ہم سب کو ہی اس وعید سے خبردار رہنا چاہیے اور جس قدر ممکن ہو سکے مظلوم مسلمانوں کی مدد کرنی چاہیے، تاکہ ہم اپنی غفلت، کوتاہی اور لاپروائی کے باعث اللہ کے انتقام کا شکار نہ ہوں!!

یاد رکھیں!

مسلمان بھائی کی تکلیف کو دُور کرنے والا ہمارا چھوٹا سا عمل بھی اللہ کے ہاں بڑی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اہمیت رکھتا ہے اور نہ صرف یہ کہ وہ ضائع اور بیکار نہیں جاتا بلکہ وہ حصولِ جنت کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ تُؤْذِي النَّاسَ)).

''میں نے جنت میں ایک آدمی ٹہلتا گھومتا دیکھا (جسے اس عمل کی وجہ سے جنت ملی تھی کہ) اس نے سرِ راہ لگے ہوئے ایک ایسے درخت کو کاٹا تھا جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔''

صحیح مسلم: 1914

اندازہ کیجیے کہ صرف ایک درخت کو کاٹنے کی وجہ سے؛ کہ جس سے لوگوں کو گزرنے میں تکلیف ہوتی تھی، آدمی کو جنت مل گئی۔تو سوچیں کہ ان مظلوم مسلمانوں کی مدد کرنے پر ہمیں کس قدر اجر وثواب ملے گا جن کی جان کو بھی خطرہ لاحق رہتا ہے اور ایمان کو بھی؟!

اللہ تعالیٰ ہم کو تمام مظلوم مسلمانوں کی عملی طور پر مدد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ فیض اللہ ناصر	03034125519	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03214697056	03014843312	03015989211
	03424449009	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com